نکاح کی فضیلت اور اس کے آداب

امام جعفر صادق علیہٰ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں اخلاق میں شامل تھا۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کسی مرد مومن کے ایمان میں ترقی نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ وہ عورتوں سے محبّت رکھے فرمایا کہ جسے عورتوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہٰ ا لسلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں پیغمبروں کی سنّت میں داخل ہیں اوّل خوشبو سونگھنا۔

دوسرے جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہیں ان کو دور کرنا۔

تیسرے عورتوں سے زیادہ مانوس ہونا اور ان سے زیادہ مقاربت کرنا۔

بہت سی سندوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے تمہاری دنیا میں سے عورتوں اور خوشبو کو پسند کیا ہے اور نماز میری آنکھوں کی روشنی ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ سکین نخعی نے عورتوں، خوشبو اور لزیز کھانوں کو ترک کر کے عبادت اختیار کر لی تھی اور اس باب میں حضرت امام جعفر صادق علیہٰ اسلام کو ایک عرئضہ بھی لکھا تھا۔

اُن حضرت علیہٰ اسلام نے جواب میں لکھا کہ عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت اور شہد تک تناول فرمایا کرتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اس نے نصف دین کی حفاظت کی اور باقی نصف میں تقوے کی ضرورت رہی۔ یہ بھی فرمایا کہ تم میں سب سے بدتر مجرّد لوگ ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ مومن کو کون سی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اُسے خداوند تعالیٰ ایسا فرزند عطا کرے جو زمین کو کلمۂ لاالہ الا اللہ سے زینت دے۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو دوست رکھتا ہے اسے چاہیئے، کہ نکاح کرے اور جو میری سنّت کا پیرو ہے یہ سمجھ لے کہ خواستگاری زن میری سنّت میں داخِل

ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہٰ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات کسی طرح گوارا نہیں کہ دنیا و مافیہا پوری پوری حاصل ہو جائے اور ایک رات بے عورت کے سوؤں۔ یہ بھی فرمایا کہ عورت والے کی دو رکعت نماز مہاجروں کی ساری ساری راتوں کی نمازوں اور تمام تمام دنوں کے روزوں سے بہتر ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِن يَكُونُوا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِن فَضْلِهِ۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہٰ السلام سے منقول ہے کہ عثمان ابن مطعون کی زوجہ حضرت رسول ا للہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور یہ عرض کی یا رسول ا للہ ﷺ عثمان دن بھر روزے رکھتے ہیں رات رات بھر نماز پڑھتے ہیں اور میرے پاس نہیں آتے۔

حضرت ﷺ غضبناک ہوکر عثمان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا " اے عثمان خدا نے مجھے رہبانیت کے لیے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ دین مستقیم و سہل وآسان کے لیئے مبعوث کیا ہے۔ میں روزہ بھی رکھتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنی عورتوں سے مباشرت بھی کرتا ہوں۔

جو شخص میرے دین کا خواستگار ہو اسے چاہیئے، کہ میری سنّت پر عمل بھی کرے اور جہاں میری اور سنتیں ہیں یہ بھی ہے کہ عورتوں سے نکاح و مباشرت کیا جائے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت ﷺ سے منقول ہے کہ تین عورتیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا۔ دوسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند خوشبو نہیں سوگھتا۔ تیسری نے

عرض کی کہ میرا شوہر عورتوں سے مقاربت نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور آثار قہر و غضب چہرۂ مبارک سے نمایاں تھے اور ردائے مبارک زمین سے گھسٹتی چلی آتی تھی اسی حالت میں ممبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے پروردگار عالم ادا فرمانے کے بعد یہ ارشاد کیا کہ "کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا خوشبو سونگھنا عورتوں سے مقاربت کرنا ترک کر دیا ہے۔ میں خود گوشت بھی کھاتا ہوں خوشبو بھی سونگھتا ہوں عورتوں سے مقاربت بھی کرتا ہوں جو شخص میری سنّت کے خلاف ہے وہ میری اُمّت سے خارج ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر شکایت کی کہ میرا شوہر میرے پاس نہیں آتا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کیا کر تاکہ وہ تیرے پاس آئے۔

اس نے عرض کی میں نے ہر خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کرکے دیکھ لیا وہ بہر صورت دور ہی رہا۔ انحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اسے تجھ سے مقاربت کرنے کا ثواب معلوم ہوتا تو وہ ہرگز دور نہ رہتا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر وہ تیری طرف متوجہ ہوگا تو فرشتے اسے احاطہ کرلیں گے اور اسے اتنا ثواب ملے گا گویا تلوار کھینچ کر خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جس وقت تجھ سے جماع کریگا اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے موسم خزاں میں پتے جھڑ جاتے ہیں اور جس وقت غسل کرے گا تو کوئی گناہ اس کے ذمہ باقی نہ رہیگا۔

امام جعفر صادق علیہٰ السلام نے فرمایا کہ شادی شدہ مرد کی دورکعت نماز غیر شادی شدہ مرد کی ستر(70) رکعتوں سے بہتر ہے۔

عورتوں کی قسمیں اور ان میں سے اچھی اور بری کی پہچان

حضرت امام جعفر صادق علیہٰ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ اس گلوبند کے ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلوبند تم

اپنے لئے پسند کرتے ہو۔
فرمایا کہ پاک دامن اور بدکار عورت کسی طرح برابر نہیں ہو سکتی۔
پاک دامن کی قدرو قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی اس کے مقابل ہیچ ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں بلکہ خاک اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے اور میرے جدا مجد جناب رسول ا للہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی بیٹی اپنے ہم کفو اور اپنے مثل کو دو اور اپنے ہم کفو اور اپنے مثل ہی سے بیٹی لو اور اپنے نطفے کے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو اس کے لئے موزوں ہو تاکہ اس سے لائق فرزند پیدا ہو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مال و حسن جمال کے لئے نکاح کریگا وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جو شخص پرہیز گاری اور دین کے لئے نکاح کرے گا حق تعالیٰ اسے مال بھی دے گا اور جمال بھی۔
حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک دامن عورت سے شادی کرو کہ زیادہ اولاد پیدا ہو اور خوبصورت عورت پر جس سے اولاد نہ پیدا ہوتی ہو نہ مرے کیونکہ مجھے قیامت کے دن اور پیغمبروں کی امّت پر تمہارے ہی سبب سے مباہات کرنی ہوگی۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو بچے چھوٹے مر جاتے ہیں وہ عرش الٰہی کے نیچے اپنے والدین کے لئے طلب مغفرت کیا کرتے ہیں اور مشک و عنبر و زعفران کے پہاڑ پر حضرت سارہ علیہ ا لسلام ان کی پرورش میں مشغول ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی نگہبانی میں۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسی کنواری عورتوں سے خواستگاری کرو جن کے منھ سے خوشبو زیادہ آتی ہو جن کے رحم میں قبول نطفہ کی خاصیت زیادہ ہو۔
جن کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہونے کی امید ہو جن کے ارحام سے اولاد زیادہ پیدا ہو۔ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ میں کل قیامت کے روز تمہاری کثرت پر فخر

ومباہات کروں گا تا آنکہ وہ بچہ بھی شمار میں آجائے گا جونا تمام رہ گیا اور ساقط ہوگیا ہو بلکہ اس قسم کا بچہ تو غصہ کی حالت میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور جب حق تعالیٰ اسے بہشت میں داخل ہونے کا حکم کریگا تو وہ عرض کرے گا کہ جب تک میرے باپ ماں پہلے بہشت میں نہ جائیں گے میں نہ جاؤں گا۔ اس وقت منجانب پروردگار عالم کا ایک فرشتے کو حکم ہوگا کہ اس کے ماں باپ کو لاکر بہشت میں داخل کردو پھر اس بچے سے خطاب ہوگا کہ تجھ پر ہماری رحمت بہت زیادہ ہے اور اسی رحمت کے باعث ہم نے انہیں بھی داخل بہشت کیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس عورت کی خواستگاری کی جائےاس میں یہ صفتیں ہونی چاہییں۔ رنگ گندمی پیشانی فراخ، انکھیں سیاہ قد میانا سرین(کولھے) بھاری اگر کسی کو ایسی عورت میسر آئے اور وہ اس کا خوستگار بھی ہو اور مہر دینے کو نہ ہو تو وہ عزر مہر مجھ سے لے جائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مشاط کو کسی عورت کی خواستگاری کے لئے بھیجتے تھے تو یہ فرماتے کہ اس کی گردن کو سونگھ لینا کہ اس میں سے خوشبو آتی ہو ٹخنے اور ایڑی کے بیچ کا حصہ پر گوست ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوبصورت عورت مرد کی خوش نصیبی کی دلیل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اس کے بالوں کی نسبت دریافت کر لو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حسن ہے۔

سند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر عورت وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ اپنے اعزاو اقربا میں عزت رکھتی ہو۔ اپنے شوہر سے دبتی ہو اور اپنے شوہر کے لئے بناؤ اور اظہار بشاشت کرتی ہو۔ غیروں سے حیا کرے اور عفت کو کام میں لائے۔ شوہر کا کہنا سنے اور اس کے

حکم کو مانے اور جب شوہر اس سے خلوت کرے تو مضائقہ نہ کرے اور اس کی خواہش میں حارج نہ ہو۔ مگر شوہر کو مباشرت کے لئے مجبور نہ کرے۔ بعد اس کے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو اپنی قوم میں ذلیل ہو اور اپنے شوہر پر مسلط ہو۔ بچے نہ جنتی ہو، کینہ ور ہو، بدکاری کی پروا نہ کرے جب شوہر موجود نہ ہو دوسروں کو دکھانے کے لئے بناؤ سنگھار کرے جب شوہر آجائے پردہ نشین بن بیٹھے اس کی بات نہ سنے اس کی اطاعت نہ کرے اور جب شوہر اس سے خلوت کرے تو تند شیر کے مانند اس کے ارادے میں حارج ہو۔ اس کا عزر کبھی قبول نہ کرے اور اس سے حق تلفی ہو جائے تو اسے کبھی نہ بخشے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب میں گھر میں آتا ہوں تو میرا استقبال کرتی ہے۔ جب باہر نکلتا ہوں تو مشائعت کرتی ہے۔ جب مجھے غمگیں دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے کہ کیا فکر ہے اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا تمہاری اور سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر فکر معاد ہے تو خدا اس فکر کو اور زیادہ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے کچھ کارکن ہیں یہ عورت انھیں کارکن میں سے ہے اور جتنا اجر کسی شہید کو مل سکتا ہے اس سے نصف اسے ملے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امت میں سے بہتر عورت وہ ہے جس کا حسن سب سے زیادہ ہو اور مہر سب سے کم ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کی اعلیٰ درجے کی خوبی تو یہ ہے کہ اس کا اندام نہانی کم ہو اور اسے جننا دشوار نہ ہو اور بدترین صفت یہ ہے کہ مہر زیادہ ہو اور جننا اسے دشوار ہو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش عورتیں ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے اور تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ

مہربان اور اپنی اولاد کے لئے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے شوہرں سے کسی وقت انکار نہیں کرتیں اور غیروں کے مقابلہ میں عفت کام میں لاتی ہیں۔ اس زمانے میں زنانے قریش کی مصداق سیدانیاں ہیں۔

دوسری معتبر حدیث یہ ہے۔ خداوندعالم فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کے واسطے دنیا و آخرت کی خوبیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کو دل ایسا دیتا ہوں کہ ہر مصیبت والے کی مصیبت پر رحم کرے اور میرے لئے خضوع وخشوع کرے۔ اور زبان ایسی دیتا ہوں جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور بدن ایسا جو ہر بلا پر صبر کرے اور عورت ایسی کہ جب اسے دیکھے خوش ہو جائے اور جب یہ (شوہر) کہیں جائے تو عفت و عصمت کو کام میں لائے اور اس کا مال ضائع نہ کرے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عقلمند اور صاحب ثابت تھا اس کا ایک بیٹا ایک ایسی بیوی سے تھا جو عفیفہ اور صالحہ تھی اور یہ لڑکا شکل و شمائل میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا اور دو بیٹے دوسری بیوی سے تھے جو صاحبِ عفت نہ تھی جب اسکی وفات کا وقت ہوا تو اپنے بیٹوں سے یہ کہہ کر مرا کہ میرا کل مال تم میں سے ایک کا ہے اب ہر ایک دعویدار تھا کہ مال میرا ہے۔ آخر مقدمہ قاضی کے پاس گیا قاضی نے کہا کہ فیصلے سے پہلے ان تینوں بھائیوں کے پاس جاؤ جو عقل میں بہت مشہور ہیں۔ حسب الحکم پہلے ان میں سے ایک کے پاس گئے۔ یہ ایک بوڑھا آدمی تھا اس نے کہہ دیا کہ میرے فلاں بھائی کے پاس جاؤ جو مجھ سے بھی بڑا ہے چنانچہ اس کے پاس گئے اسے ادھیڑ عمر کا پایا۔ اس نے کہا مجھ سے جو بڑا بھائی ہے اس کے پاس جاؤ جب اس کے پاس پہنچے تو اسے جوان پایا پس اپنا حال بیان کرنے سے پہلے اس سے یہ سوال کیا کہ تمہارا چھوٹا بھائی کسی سبب سے بوڑھا ہوگیا اور تم جو سب سے بڑے ہو کیوں جوان ہو؟ اس نے کہا کہ میرے چھوٹے بھائی کی عورت بہت بد ہے اور وہ اس کی بدیوں پر صبر کرتا ہے اس خیال سے کہ وہ کسی اور ایسی بلا میں مبتلا نہ ہو

جائے جس پر صبر نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ بوڑھا معلوم ہوتا ہے۔ رہا دوسرا بھائی اس کی عورت ایسی ہے کہ کبھی اسے خوشحال رکھتی ہے اور کبھی آزردہ نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ میں جوان ہوں۔ بھائیوں نے یہ کیفیت سن کر اپنا قصہّ اس سے بیان کیا اس نے کہا کہ پہلے تم اپنے باپ کی ہڈیاں نکال کر جلا ڈالو پھر میرے پاس آنا میں تمہارا فیصلہ کر دوں گا جب وہ چلے تو چھوٹے بھائی نے تلوار اٹھالی اور دونوں بڑے بھائیوں نے کدالیں لے کر باپ کی قبر پر پہنچکر بڑے بھائیوں نے کدالیں لگانی شروع کر دیں کہ قبر کو کھود ڈالیں اور چھوٹے نے تلوار کھینچی کہ میں اپنے باپ کی قبر نہ کھودنے دوگا۔ میں نے دعوے چھوڑا۔ جاؤ سب مال تمہیں لےلو۔ پھر مقدمہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے تمام مال چھوٹے بیٹے کو دلوادیا اور بڑوں سے کہہ دیا کہ تم بھی اگر اس مرحوم کی اولاد ہوتے تو جس طرح چھوٹے بیٹے کو محبّت فرزندی باپ کی ہڈیاں کھودنے اور جلانے سے مانع ہوئی تمہیں بھی مانع ہوتی۔

شادی کا کھیال آنے پر دعا

چوں کہ قدرتی تور پر ھر مرد جوڑا بنانے گھر بسانے اور اولاد کی خواہش کے لئے ھمیشہ ایک اچھی(نہ کہ بری) عورت کی تلاش کرتا رہتا ہے،اس لئے امام جعفر صادق علیہٖ السلام نے ہر مرد کو فطری طور پر عورت کا خیال آنے اور شادی کا ارادہ کر نے پر دو رکعت نماز پڑھنے حمد الاہی بجا لانے اور مندرجہ ذیل دعا پڈھنے کی تعلیم دی ہے؛

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْلِیْ مِنَ النِّسَاءِ اَعَفَّھُنَّ فَرْجًا وَّاَحْفَظَھُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِیْ وَاَوْسَعَھُنَّ لِیْ رِزْقًا وَاَعْظَمَھُنَّ لِیْ بَرْکَۃً فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِی اِنِّی اَتْرُكْ فَقَدِّرْلِیْ مِنْھَا وَلَدًا طَیِّبًا تَجْعَلُہٗ خَلَفًا صَالِحًا فِیْ حَیٰوتِیْ وَبَعْدَ مَوْتِیْ۔

رخصتی کی دعا

نکاح کے بعد ہر خاندان میں دلہن کے گھر کچھ خاص رسمیں ادا کی جاتی ہیں اور بعد میں رخصتی ہے ۔ اس وقت اللہ اکبر پڑھنا سنت ہے(عام طور سے ازان دی جاتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں) اس موقع پر ہر والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی چہیتی بیٹی کو اس کے نئے گھر اور نئے ماحول میں داخل ہونے کے آداب ؛ شوہر کے ساتھ رہن سہن کے طور طریقے اور اس کے فرایض و حقوق سے متعلق وصیعت و نصیحت کریں۔ کیوں کہ یہ نصیحت وہ عظیم نعمت ہوتی ہے جس پر عمل کرنے سے لڑکی کی پوری زندگی خشگوار زندگی گزرتی ہے۔ جس کی ہر والدین خواہش کرتے ہیں۔
بہرحال رخصتی کے بعد جس وقت دولھا دلھن کو اپنے گھر لاے تو اسے حضرت علی علیہٰ السلام کی بتایٔ ہوئی یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اَسْتَحْلَلْتُهَا وَبِاَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا اَللّٰـهُمَّ اجْعَلْهَا وَلُوْدًا وَّدَوْدًا لَا تَفْرَكُ تَاْكُلُ مِمَّا رَاحَ وَلَا تَسْاَلُ عَمَّا سَرَحَ-

شب زفاف

امام جعفر صادق علیہٰ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ جب دولھا دلہن کو رخصت کرا کے اپنے گھر میں لائے تو دولھا اور دلہن دونوں قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں اور دولھا اپنا داہنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ عَلٰى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَفِيْ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اِسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَاِنْ قَضَيْتَ لِيْ فِيْ رَحِمِهَا شَيْـأً فَاجْعَلْهُ مُسَلَّمًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ-

پھر دلہن کے پاؤں ایک برتن میں دھوئے جائیں اور اس پانی کو گھر کے کونے کونے میں چھڑک دیں کیوں کہ یہ موجب خیروبرکت ہوتا ہے۔
امام محمد باقر علیہٰ السلام سے مروی ہے کہ جب دلہن کو تمھارے پاس لایا جائے تو اس سے کہو کہ پہلے وضو کرے اور خود بھی وضو کر لو اور اسے بھی دو رکعت نماز

پڑھنے کو کہیں اور خود بھی دو رکعت نماز پڑھو۔ اور بعد اسکے خدا کی تعریف کرو اور محمد ﷺ و آل محمد پر درود بھیجو اور پھر اس کے بعد دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اُلْفَتَھَا وَوُدَّھَا وَرِضَاھَا وَارْضِنِیْ بِھَا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَاَیْسَرِ اِیْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتُکْرِہُ الْحَرَامَ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت دولھا مقاربت (جماع، ہمبستری، مباشرت) کے لئے پہلی مرتبہ دلہن کے پاس جائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر روبقبلہ کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِاَمَانَتِكَ اَخَذْتُھَا وَبِكَلِمَاتِكَ اَسْتَحْلَلْتُھَا فَاِنْ قَضِیْتَ لِیْ مِنْھَا وَلَدًا فَاجْعَلْہُ مُبَارَكًا تَقِیًّا مِنْ شِیْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْكًا وَّلَا نَصِیْبًا۔

اور جب کسی پوچھنے والے نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ بچہ شیطان کا حصہ کیوں کر بن سکتا ہے تو فرمایا:

"اگر جماع کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے تو شیطان دور ہو جائے گا اور اگر نھی لیا گیا ہو تو وہ اپنا عضو تناسل شخص کے ساتھ داخل کر دے گا۔ پھر راوی نے دریافت کیا کہ یہ کیوں کر جانیں کہ کس شخص میں شیطان شریک ہوا ہے کہ نہیں۔ فرمایا جو ہمیں دوست رکھتا ہے اس میں نھی ہوا ہے اور جو ہمارا دشمن ہے اس میں ضرور شریک ہوا ہے"

کسی پوچھنے والے نے پوچھاپوچھا کہ آدمی کے نطفے میں شیطان کے شریک ہونے کی روک تھام کیوں کر ہو سکتی ہے تو آپ نے فرمایا:

"جس وقت جماع کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اِنْ قَضَیْتَ مِنِّیْ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ خَلِیْفَةً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْكًا وَّلَا نَصِیْبًا وَّلَا حَظًّا وَاجْعَلْہُ مُؤْمِنًا

مُخْلِصًا مُّصَفًّا مِّنَ الشَّيطَانِ وَرِجْزَهٗ جَلَّ ثَنَائُكَ۔

خد اور بچّے کو شیطان بچانے کے لئے ہی حضرت علی علیہٰ السلام نے جماع کے وقت یہ دعا پڑھنے کو بتائ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ وَجَنِّبِ الشَّيطَانَ عَمَّا رَزَقْتَنِيْ۔

اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے مباشرت کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا۔

اور یہ فرمایا کہ اب اگر بچہ پیدا ہوگا تو شیطان ہرگز اسکو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ شیطان سے بچنے کے لیے ہی سب سے آسان طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ بسم ا للہ اور اعوذ باللہ پڑھ لے۔

اور امام محمد باقر علیہٰ السلام سے منقول ہے کہ جنسی ملاپ اور ہمبستری کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي وَلَدًا وَّاجْعَلْهُ تَقِيًّا زَكِيًّا لَيْسَ فِي خَلْقِهٖ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ إِلٰى خَيْرٍ۔

زفاف اور ہمبستری کے آداب

جس وقت قمر در عقرب یا تحت الشعاع میں ہو زفاف کرنا مکروہ ہے اور حیض و نفاس کی حالت میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے اور ناف سے زانو تک کسی عضو کو مساس کرنا مکروہ ہے۔پاک ہونے کے بعد اور غُسل معینہ سے پہلے بھی جماع کرنا اچھا نہیں اور اجتناب میں احتیاط ہے ہاں کوئی خاص ضرورت لاحق ہو تو کوئی حرج بھی نہیں اس صورت میں عورت کو حکم دینا چاہیئے۔ کہ اندام نہانی کو دھو ڈالے ۔ پھر اس سے مقاربت کرلیں اور جو عورت استحاضہ کی حالت میں ہو اگر وہ غسل یا

اور اعمال جو اسے کرنے چاہیئں بجالائے تو اس سے جماع کر سکتے ہیں اور مسئلہ وطی فی الدّبر میں اختلاف ہے بعض حرام جانتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی (قریب الحرام) بہرصورت اجتناب لازم و ضروری ہےہےاور جب آزاد عورت کے ساتھ جماع کیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ منی فرج سے باہر نہ گرے اور بعض علما بغیر اجازتِ زوجہ اس طرح منی گرانے کو حرام جانتے ہیں مگر کنیز کے بارے میں کچھ مضا ئقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہٰ السلام سے منقول ہے کہ شب چہار شمبہ کو ہمبستری نہ مناسب ہے حضرت امام موسی کاظم علیہٰ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے تحت الشعاع میں جماع کرکرے وہ پہلے اپنے دل میں قرار دے لے کہ خلقت تمام ہونے سے پہلے حمل ساقط ہو جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہٰ السلام نے فرمایا کہ مہینے کے اول ، اوسط اور آخری میں جماع نہ کرو کیونکہ ان اوقات میں جماع کرنا باعث اسقاط ہوتا ہے اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو ضروری ہے کہ وہ دیوانگی میں مبتلا ہو گی یا مرگی میں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شخص کو مرگی کا عارضہ ہوتا ہے یہ اسے اول ماہ میں درد ہوتا ہے یہ وسط میں یا آخر میں۔

حضرت رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے حالت حیض میں جماع کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ مرض بالخورے میں مبتلا ہوگا یا برص یا جذام میں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہٰ السلام نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کا دشمن کسم کے آدمیوں سے تیسراتیسرا نہیں یہ تو وہ ولدالزنا ہوگا یا اس کی ماں حیض میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے وہ مرغ کی طرح اس کے پاس نہ جائے بلکہ پہلے مساس اور دست بازی و خوش طبعی کرے بعد اس کے جماع کرے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر جماع کے وقت بات کی جائے تو خوف ہے کہ بچہ گونگا پیدا ہو، اور اگر اس حالت میں مرد عورت کے اندام نہانی کے طرف دیکھتے تو خوف ہے بچہ اندھا پیدا ہو۔

دوسری روایت میں انہی حضرت علیہ السلام سے منقول ہے کہ جماع کے وقت عورت کی اندام نہانی کی طرف دیکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جس وقت عورت یا مرد حنا وغیرہ کا خضاب باندھے ہوئے ہو تو جماع نہ کریں۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر حالت جماع میں کپڑا عورت یا مرد کے منہ پر سے ہٹ جائے تو کیسا؟ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

پھر دریافت کیا کہ اگر کوئی حالت جماع میں اپنی عورت کا بوسہ لے تو کیسا؟ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

لوگوں نے انہیں حضرت سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو ننگا کر کے دیکھے تو کیسا؟ فرمایا کہ نہ دیکھنے میں لذت زیادہ ہے، پھر دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص ہاتھ یا انگلی سے اپنی زوجہ یا لونڈی کے اندام نہانی کے ساتھ بازی کرے تو کیسا؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں لیکن اپنے اجزائے بدن کے علاوہ اور کوئی چیز اس مقام میں داخل نہ کرے۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ آیا پانی میں جماع کر سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حمام میں جماع کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کو اس مکان میں جس میں کوئی بچہ ہو اپنی عورت یا لونڈی سے جماع نہ کرنا چاہیئے ورنہ بچہ زنا کار ہوگا۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی عورت سے اس مکان میں جماع

کرے جس میں کوئی جاگتا ہو اور وہ ان کو دیکھے یا ان کی بات یا سانس کی آواز سنے تو اولاد جو اس جماع سے پیدا ہوگی ناجی نہ ہوگی بلکہ زنا کار ہوگی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جس وقت مباشرت کا ارادہ فرماتے تھے تو نوکروں کو ٹال دیتے تھے اور دروازے بند کردیتے تھےاور پردہ ڈال دیتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی کنیز سے جماع کرے اور پھر چاہے غسل سے پہلے دوسری کنیز سے بھی جماع کرے تو اسے لازم ہے کہ وضو کرے۔

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لونڈی سے ایسی حالت میں جماع کرنے کا کہ اس مکان میں کوئی شخص ہو جو ان کو دیکھے یا ان کی آواز کو سنے کوئی مضائقہ نہیں۔

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ مرد دو لونڈیوں کے درمیان سو سکتا ہے مگر دو آزاد عورتوں کے درمیان میں نہی سو سکتا۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص دو آزاد عورتوں یا لونڈیوں کے درمیان میں سوئےتو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ روبقبلہ جماع کرنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں نے ان حضرت علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا مرد ننگا ہوکر جماع کر سکتا ہے! فرمایا نہیں، علاوہ بریں نہ روبقبلہ جماع کر سکتا ہے نہ پشت بقبلہ اور نہ کشتی میں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جو شخص حالتِ سفر میں غسل کے لائق پانی نہ ملے وہ جماع کرے سوائے اس خاص صورت کے جس میں جماع نہ کرنے سے اس کی ذات کو کسی ضرر کا خوف ہو۔

بعض علما ایسی حالت میں بلا کسی عذر قوی کے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محتلم ہو وہ غسل کرنے سے پہلے جماع نہ کرے اور فرمایا کہ اگر اس قول پر عمل نہ کرنے سے ، اس کے

ہاں دیوانہ بچہ پیدا ہو تواس وقت اپنے کو ملامت کرے ۔
حضرت امام جعفرصادق علیہٰ السلام نے فرمایا کہ جس وقت آفتاب طلوع کر تا ہو یاطلوع کرنے کے بعد بھی پورا روشن نہ ہوا ہو بلکہ زردی مائل ہو اور اسی طرح ڈوبنے سے پہلے جب روشنی کم ہوگئی ہو اور زردی مائل ہو یا ڈو بتاہوا ن اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے ۔
حضرت امیرالمومنین علیہٰ السلام نے فرمایا کہ شب اول ماہ مبارک میں جماع کرنامستحب ہے ۔
ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناﷺ نے حضرت علی علیہٰ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے علی جب دلہن تمہائے گھر آئے تواس کی جو تیاں اتروا دو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پائوں دھلوا کر اس گھر کے دروازے سے پچھلی دیوار یک سب جگہ چھڑکوا دوکہ ایسا کرنے سے ستر ہزارقسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہوجائیں گی، ستر ہزارقسم کی برکتیں داخل ہوں گی ، ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پراوراس دلہن پر نازل ہوں گی ۔ اس رحمت کی برکت اس مکان کے ہر کونے میں پہنچے گی اور وہ دلہن جب تک مکان میں ہے گی مرض دیوانگی ،بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی ،اے علی اس دلہن کو سات دن دودھ ، سرکہ دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا۔
حضرت امیرالمومنین علیہٰ السلام سے عرض کی یا رسول اللہﷺ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا ان چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جا تا ہے اور وہ بانجھ ہوجاتی ہے اوراس کے اولادنہیں پیدا ہو تی اے علی جو بوریا گھر کے کسی کونے میں پڑا ہوااس صورت سے بہتر ہے جس کے ولادنہ ہو تی ہو۔
پھر فرمایا اے علی اپنی زوجہ سے مہینے کے اول ،ا وسط اور آخر میں جماع نہ کیا کروکہ اس کو اوراس کے بچوں کو دیوانگی ، بالخورہ، جزام اورحبط دماغ ہونے کا اندیشہ ہے یاعلی نماز ظہر کے بعد جماع نہ کرنا کیونکہ بچہ جو پیدا ہو گا وہ پریشان

احوال ہو گا ۔
یا علیؑ جماع کے وقت باتیں نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہو گا تو عجب نہیں کہ گو نگا ہو ۔
اور کوئی شخص اپنی عورت کے اندام نہانی کی طرف نہ دیکھے بلکہ اس حالت میں
انکھیں بندر کھے کیونکہ اس وقت اندام نہانی کی طرف دیکھنا اولاد کے اندھے ہونے کا
باعث ہوتا ہے۔
یا علیؑ جب کسی اور عورت کے دیکھنے سے شہوت یا خواہش پیدا ہو تو اپنی عورت سے
جماع نہ کرنا کیونکہ بچہ جو پیدا ہوگا مخنث یا دیوانہ ہوگا۔
یا علیؑ جو شخص حالت جنب میں اپنی زوجہ کے بستر پر لیٹا ہو اسے لازم ہے کہ قرآن
مجید نہ پڑھے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آسمان سے آگ برسے اور دونو کو جلا دے۔
یا علیؑ جماع کرنے سے پہلے ایک رومال اپنے لئے اورایک پنی زوجیہ کے لئے مہیا
کرلینا ایسا نہ ہوکے تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اس سے اول دشمنی پیدا
ہو گی اور آخر میں جدائی کی نوبت پہنچے گی ۔
یا علیؑ اپنی عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا کہ یہ فعل گدھوں کا سا ہے اگر
بچہ پیدا ہو گا تو گدھوں ہی کی طرح بچھونے پر پیشاب کیا کرے گا ۔
یا علیؑ شب عیدالفطر جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو اس سے بہت سی برائیاں
ظاہر ہوں گی ۔
یا علیؑ شب عیدقربان کو جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہو گا تواس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں
ہوں گی یا چار۔
یا علیؑ میوہ دار درخت کے نیچے جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہواتو قاتل وجلاد ہوگا یا
ظالموں کا سر گردہ۔
یا علیؑ آفتاب کے سامنے جماع نہ کرنا سوائے اس کے کہ پردہ ڈال لو کیونکہ اگر بچہ
پیدا ہو گا تومرتے دم تک برابر بدحال و پریشان ہوگا۔
یا علیؑ اذان واقامت کے مابین جماع نہ کر نا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو خونریزی کی

طرف راغب ہو گا ۔
یاعلیؑ جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچہ کور دل اور بخیل پیدا ہوگا۔
یاعلیؑ شعبان کی پندرھویں کو جماع نہ کرنا وریہ بچہ پیدا ہو گا تو شوم ہوگا اور اس کے منہ پہ سیاہی کا نشان ہوگا۔
یاعلیؑ ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو لٹیرا اور ظلم دوست ہوگا اور اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے ۔
یاعلیؑ کو ٹھے پر جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا وہ منافق ،ریاکار و بدعتی ہوگا۔
یاعلیؑ جب تم سفر کر نا اس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہو گا تو مال ناحق خرچ کریگا اور مسرّفین شیطان کے بھائی ہیں اوراگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہان تین دن کا راستہ ہو توجماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوا تو ظلم دوست ہو گا۔
یاعلیؑ شب سوموار کو جماع کرنا اگربچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اورخدا کی نعمتوں پرراضی و شاکرہو گا۔
یاعلیؑ اگرتم نے شب منگل کوجماع کیا تو بچہ پیدا ہو گا وہ اسلام کی سعادت ہاصل کرنے کے علاوہ رتبہ شہادت بھی پائے گا ، منہ سے اس کے خوشبو آتی ہو گی ، دل اس کا رحم سے پر ہو گا، ہاتھ کا وہ سخی ہو گا، اور زبان اس کی غیبت و افتراء و بہتان سے پاک ہوگی۔
یاعلیؑ اگر تم شب جمعرات کو جماع کرو گے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم، اور اگر روز جمعرات ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کروگے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا۔
یاعلیؑ اگر تم نے شب جمع کو جماع کیا توجوبچہ پیدا ہو گا وہ فصاحت بانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا،اور کوئی خطیب (لیکچرار) اس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روز جمو بعد نمازعسر جماع کیا توجو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلائے زمانہ میں شمار ہو گا

،اگرشب جمعہ بعد نماز عشا جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ ابدال(ولی) میں شمار ہو۔
یاعلیؑ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہواتو شاید جا دو گر ہو اور دنیا کو آخرت پراختیا ر کرے ۔
یاعلیؑ یہ وصیّتیں مجھ سے سیکھ لو جس طرح میں نے جبرائیل سے سیکھی ہیں ۔
حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہٰ السلام کے عقد کے دن حق تعالی نے سدرۃ المنتہی کو حکم دیا تھا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ جناب فاطمہ زہراء علیہٰ السلام کے نچھاور کے لئے ڈالدے ، تو جو کچھ اس کے پاس تھا کیا موتی کیا مونگا کیا جو ہرات وہ سب اہل بہشت کو بطور نچھاور کے دےدیا حوران بہشتی نے وہ بچھاورلے لیا اوراس پر فخر کرتی ہیں اور قیامت تک فخر کرتی رہیں گی اور ایک دوسرے کو آپس میں بطور ہدیااور تحفہ کو بھیجتی ہیں اور کہلا بھیجتی ہیں کہ یہ حضرت فاطمہ زہرا علیہٰ السلام کا نچھاور ہے ۔
شب رخصت حضرت رسول اللہ صلی ﷺ نے اپنا خچر اشہب ما می طلب فرمایا اورایک چادر جو رنگ برنگ کے ٹکڑے پارچوں سے جوڑ کر بنائی گئ تھی اس کے منہ پرڈال دی جناب سلمان فارسی کوحکم دیا کہ اس کی لگام تھام کر چلیں حضرت فاطمہ علیہٰ السلام کوحکم دیا کہ ا س پر سوار ہوجائیں ،اورخو داخضرت پیچھے پیچھے روانہ ہوئے، راستےمیں فرشتوں کی آوا زآنحضرت کے گوش مبارک میں پہنچی دیکھا کہ جبرئیل ومیکائیل ایک ایک ہزار فرشتے ہمراہ لے کر آئے ہیں اور انہوں نے عرض کی کہ حق تعا لی نے تم کو حضرت فا طمعہ علیہٰ السلام کی رخصت کی مبارکباد کے لئے بھیجا ہے ،اس وقت سے جبرئیل و میکائیان مع اپنے ہمرا ہی فرشتوں کےاللہ اکبر کہتے رہے ، اسی سبب سے بوقت رخصت عروس اللہاکبر کہناسنت ہوا ۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہٰ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کھانا بہت صاف اور پاک بنا تے ہیں اور

خوشبوئیں ملاتے ہیں پھر بھی اس میں وہ بات نہیں ہوتی جو عروسی کے کھانے میں ہوتی ہے، فرمایا چونکہ عروسی کا کھانا ایک امر حلال ومشرع کے لئے تیار کیا جاتا ہے ۔ اسی سبب سے اسے بہشت کی ہوا لگتی ہے ۔ احادیث معتبر میں وارد ہے کہ نکاح کا رات میں واقع ہونا سنت ہے اور ولیمہ دن میں تیار کرانا مسنون ہے ۔ بعض اخبار میں وارد ہے کہ دولہا اور دلہن کا نچھاور لے سکتے ہیں جب کہ لوٹ نہ مچ جائے ، اور ایک دوسرے سے چھینے لگے تب مکروہ ہے ۔

علماء کا قول ہے کہ نچھاور کا لینا اسی وقت جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ مالکان مال لوگوں کے لیتے سے راضی ہیں ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارا محفل نکاح میں بلاوا ہو تو جانے میں تاخیر کرو، کیونکہ یہ محفل تمہیں دنیا باد دلائے گی ۔

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ حب تمہیں جنازے پر بلایا جائے تو جانے میں تعجیل کروکہ وہ تمہیں سامان آخرت یاد دلائے گا ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے زیر آسمان اور سر راہ جماع کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سر راہ جماع کرے گا خدا اور فرشتے اور آدمی اس پر لعنت کریں گے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوّے کی سی تین عادتیں سیکھو، چھپ کر جماع کرنا علی الصباح روزی کی تلاش میں جانا اور دشمنوں سے بہت پرہز کرنا ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے مقاربت کا ارادہ کرے تو جلدی نہ کرے کیونکہ عورت کو جماع سے پہلے کچھ کام کرنے ہوتے ہیں اور جس وقت کوئی شخص کسی غیر عورت کو دیکھ لے اور اسے وہ پسند آئے تو اسی وقت جاکر اپنی اہلیہ سے جماع کرلے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے وہی اس میں بھی ہے بہر حال شیطان کو اپنے نفس پر غالب نہ ہونے دے اور اگر زوجہ نہ ہو تو دو رکعت نمازپڑھے اورخدا تعالی کی حمد و سنہ کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے

.

اور خدا سے سوال کرے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اسے عورت عطا فرمائے کہ یہ دعا ضرور مستجاب ہو گی اور خدا اس کو حرام سے بے نیاز کرے گا ۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب مرد عوت جماع کریں تووہ گدھوں کے مانند ننگے نہ ہو جائیں کیونکہ ننگے ہو جانے کی حالت میں فرشتےان سے دور ہو جائیں گے ۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقرعلیہ اسلام سے منقول ہے کہ جس لڑکی کی عمر نو برس پورے نہ ہوں اس کے ساتھ جماع کرنا جائز نہیں ہے اگر کوئی شخص ایسا کرے ،اور اس عورت کو کوئی نقصان پہنچے تو فاعل اس کا ذمہ دار ہے ۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ مندرجہ ذیل اوقات میں جماع کرنا مکروہ ہے۔

طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک غروبِ آفتاب سے زوال سرخی مغرب تک ، سورج گہن کے دن، چاند گہن کی رات ، اس رات یا دن میں جس میں سیاہ و شرخ یا زرد آندھی آئے یا زلزلہ محسوس ہو، خدا کی قسم اگرکوئی شخص ان اوقات میں جماع کرے گا اور اس سے اولاد پیدا ہو گی تو آیا اس اولاد میں ایک عادت بھی ایسی نہی دیکھے گا جس سے خوشی حاصل ہو کیونکہ اس نے خدا کے غضب کی نشانیوں کو ہیچ سمجھا ۔

کتاب فقہ الرضا علیہٰ السلام میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی میت کوغسل دینے کے بعد غسل میت کرنے سے پہلے جماع کر نا چاہے اسے لازم ہے کہ وضو کر کے جماع کرے ۔

حضرت امیرالمومنین علیہٰ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کے جسم میں کوئی درد پیدا ہو یا ہرارت اس کے مزاج پر غالب آ جائے تواپنی عورت سے جماع کرے آرام ہوجائے گا ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص خضاب باندھے ہوئے اپنی عورت سے جماع کرے گا تو جو بچہ پیدا ہو گا وہ مخنث ہو گا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زن آزاد سے دوسری زن آزاد کے سامنے جماع مت کرو، مگر کنیز سے دوسری کنیز کے سامنے جماع کرنے کا کچھ حرج نہیں ہے۔
حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب جماع کے بعد غسل سے پہلے جماع کا ارادہ فرماتے تھے وضو کر لیا کرتے تھے۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی ایسی انگوٹھی ہو جس پر کوئی نام و نقش ہو تو اس انگوٹھی کو اتارے بغیر جماع نہ کرے۔